السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے پاس دارالحدیث مدینہ منورہ کے بعض طلبہ ایک نسخہ لے کرآئے جسے ''سورة منجیات'' کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور اس میں سورہ کہف سجدہ یٰس فصلت دخانہ واقعہ حشر اور ملک لکھی ہوئی تھیں۔ اوران طلبہ نے بیان کیا کہ اس نسخہ کی بہت سی کاپیاں حرم مکہ ومدینہ اور دیگر مقامات پر تقسیم کی گئی ہین سوال یہ ہے کہ ایسی کوئی دلیل ہے جس سے ان سورتوں کا یہ نام اور یہ تخصیص ثابت ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فضلیت میں قرآن مجید سارے کا سارا ایک سورت کی طرح اور آیات سینوں کے لیے شفا ہیں مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ جو قرآن مجید سے وابستہ ہوجائے اور اس کی ہدایت کو اختیار کرلے تو یہ اس کے لیے کفر ضلالت اورعذاب الیم سے نجات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول عمل اور تقریر سے دم کے جواز کو واضح فرمایا ہے لیکن یہ ثابت نہیں کہ آپ نے آٹھ سورتوں کی تخصیص کی ہو یا انہیں منجیات کے نام سے موسوم فرمایا ہو بلکہ ثابت یہ ہے کہ آپ تینوں معوذات یعنی سورہ اخلاص الفلق اور الناس کے ساتھ اپنے چہرے اور جہاں پر دم کیا کرتے تھے۔ آپ انہیں تین بار پڑھتے ہر بار پڑھنے کے بعد دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے اور جہاں تک ہوسکتا اپنے سارے جسم پر پھیرتے تھے۔

(صحيح بخاري فضائل القرآن باب فضل المعوذات حديث :5017)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک کافر قبیلے کے سردار کو دم کیا تھا جسے بچھونے ڈسا تھا تو وہ اللہ کے حکم سے صحت یاب ہوگیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم ہو تو آپ نے اس کی تائید فرمائی۔

(صحيح بخاري الاجارة باب مايعطى فى الرقية على احيا العرب بفاتحة الكتاب حديث :2276)

آپ ﷺ نے سوتے وقت ایۃ الکرسی پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت اسے پڑھے تو اس رات شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

(صحيح بخاري فضائل القرآن باب فضل سورة البقرة حديث :5010)

جو شخص سوال مین مذکورہ سورتوں کو منجیات کے نام سے مخصوص کرلے وہ جاہل اور بدعتی ہے اور جو شخص دیگر سورتوں کو چھوڑ کر انہیں ترتیب سے جمع کرلے خواہ اس کا مقصد نجات کی امید ہو یا حفظ کرنا یا ان سے تبرک حاصل کرنا تو وہ اس مصحف عثمانی کی ترتیب کی مخالفت کی وجہ سے برا اور نافرمانی کا کام کرتا ہے' جس پر تمام صحابہ کرام رضی کا اجماع تھا۔ اور پھر اس طرح وہ قرآن کریم کے اکثر حصہ کو ترک کردینا اور بعض حصے کی وہ تخصیص بیان کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے لہذا واجب ہے کہ اس عمل سے منع کیا جائے اوران مطبوعہ نسخوں کو ختم کردیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص44

محدث فتویٰ